جلد ۳ | ۱۷ وفا ۱۳۲۸ ہش | ۱۷ جولائی ۱۹۴۹ء | ۱۶۴

بمباری کی مشترکہ تحقیقات میں سردار عبدالرب نشتر پاکستان کی نمائندگی کرینگے

پاکستانی وفد عنقریب افغانستان روانہ ہو جائیگا

کراچی ۱۶ جولائی ۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے کہ گذشتہ مہینے افغانستان کے علاقے کے پاس بمباری کا جو حادثہ رونما ہوا تھا اس کی مشترکہ تحقیقات میں وزیر مواصلات سردار عبدالرب نشتر پاکستان کی نمائندگی کریں گے ۔ چنانچہ اس سلسلے میں عنقریب پاکستان کا ایک وفد ان کی سرکردگی میں افغانستان جائے گا ۔ وفد کے دوسرے ممبران کرنل اے ۔ ایس ۔ بی شاہ اور سکیڈرن لیڈر بی ۔ خان ہوں گے ۔ جس ہوائی جہاز میں یہ وفد افغانستان روانہ ہو گا اس کا نمبر ایچ ۔ ۱۷۰ ہے ۔ اس پر پاکستانی ہوائی بیڑے کے تمام نشانات موجود ہوں گے ۔ اور اس کا رنگ ۔ روپہلی ہو گا ۔ امید ہے کہ وفد پیر کے روز کابل پہنچ جائیگا ۔

کشمیر کمیشن پھر لیک سکسیس جا رہا ہے

کراچی ۱۶ جولائی ۔ امید ہے کشمیر کمیشن ہونے والی بین المملکتی فوجی کانفرنس کے بعد اپنی کارگذاری کے متعلق جمعیت اقوام کے سامنے تفصیلی رپورٹ پیش کرے گا ۔ ایک خبر رساں ایجنسی کا کہنا ہے کہ کمیشن اگلے مہینے کے پہلے ہفتہ میں جنیوا روانہ ہو جائیگا جہاں وہ مذکورہ رپورٹ کو ترتیب دے گا ۔

پاکستان اور فلپائن کے درمیان فضائی معاہدہ

کراچی ۱۶ جولائی ۔ آج پاکستان اور جمہوریہ فلپائن کے درمیان ایک فضائی معاہدہ پر دستخط ہو گئے ۔ وزارت مواصلات کے سکریٹری مسٹر اے ۔ جی نقوی نے پاکستان کی طرف سے معاہدہ پر دستخط کئے ۔

مغربی بنگال کی صورت حال قومی اہمیت کی حامل ہے

کلکتہ ۱۶ جولائی ۔ اس میدان میں سے جہاں پر موسوں پنڈت جواہر لال نہرو نے جلسہ عام میں تقریر کی تھی ۔ آج ایک اور ہتھ بم اور تیزاب کی بوتل دستیاب ہوئی ۔ آج تیسرے پہر نئی دہلی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا ایک اہم اجلاس منعقد ہوا ۔ بی ۔ بی ۔ سی کے نامہ نگار کی اطلاع کے مطابق مغربی بنگال کے حالیہ واقعات کی وجہ سے جو صورت حال پیدا ہو گئی ہے اس پر غور و خوض بھی ایجنڈے میں شامل ہے ۔ پنڈت نہرو بھی اپنے حالیہ دورے کے مشاہدات و تاثرات سے کمیٹی کو مطلع کریں گے ۔ مغربی بنگال میں جو گڑبڑ اور عام بے چینی پیدا ہو گئی ہے مبصروں کی رائے ہے وہ صوبائی نہیں بلکہ قومی اہمیت کی حامل ہے ۔ کیونکہ مغربی بنگال ہندوستان کا سب سے زیادہ اہم حصہ ہے اور وہاں کی موجودہ گڑبڑ کی وجہ سے سیاسی طور پر مرکزی حکومت کو ایک قومی چیلنج کا سامنا کرنا پڑا ہے ۔

شنگھائی ۔ ۱۶ جولائی ۔ کمیونسٹوں نے چین کے مرکزی محاذ پر بڑے پیمانے پر حملہ شروع کر دیا ہے ایک اعلان میں کہا گیا ہے کہ کمیونسٹ فوجیں چین کے ۲۵ فیصدی سے زیادہ علاقے پر قابض ہو چکی ہیں ۔ اس وقت چین کی نصف آبادی انکے زیر اقتدار ہے ۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خیریت

کوئٹہ کی تازہ اطلاع جو بذریعہ تار آئی ہے مظہر ہے کہ الحمد للہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مرض میں اب افاقہ ہے اور درد بھی کم ہے احباب کامل صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا جاری رکھیں ۔

ربوہ سے ناظر صاحب اعلیٰ بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں کہ وہاں کی مرکزی جماعت نے چندہ کر کے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے لئے تین بکرے صدقہ کئے ۔

خاکسار مرزا بشیر احمد ۔ رتن باغ لاہور ۔ ۱۶ ۔ ۷

امریکی سفارتخانے کی طرف سے لاہور اور ڈھاکہ میں تمدنی افسر مقرر کرنے کی تجویز

بہتر مفاہمت پیدا کرنے کے متعلق امریکی ناظم الامور کا بیان

کراچی ۱۶ جولائی ۔ پاکستان میں امریکی سفارت خانے کے ناظم الامور مسٹر اے ۔ ڈوڈل نے تجویز کیا ہے کہ امریکہ اور پاکستان کے درمیان بہتر مفاہمت پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ دونوں ملکوں کے مابین اکثر و بیشتر معلومات کا تبادلہ کیا جائے ۔ ریڈیو پاکستان کے ایک نمائندے کو ملاقات کے دوران میں آپ نے بتایا کہ اس مقصد میں کامیابی حاصل کرنے کا طریق یہ ہے کہ دونوں ملکوں کے پروفیسر اور طلباء بکثرت ایک دوسرے کے ہاں آکر راہ و رسم پیدا کریں بالخصوص امریکی یونیورسٹیوں میں حصول تعلیم کی غرض سے پاکستانی طلباء کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں بھیجا جائے بیان جاری رکھتے ہوئے انہوں نے کہا تمدنی اور ثقافتی تعلقات کو زیادہ استوار کرنے کی غرض سے امریکی سفارت خانہ لاہور میں عنقریب ایک تمدنی افسر مقرر کرنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔ اسی طرح ڈھاکہ میں بھی ایک تمدنی افسر کا تقرر عمل میں لایا جائے گا ۔ یہ افسر پاکستانی یونیورسٹیوں سے رابطہ قائم کرنے کے علاوہ تمدنی معلومات کی نشر و اشاعت کا بھی انتظام کریں گے ۔ نیز ان شہروں میں تحقیقاتی کتب خانے قائم کرنے کی تجویز بھی زیر غور ہے ۔ پاکستان اور امریکہ کے تجارتی تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر ڈوڈل نے کہا ۔ پاکستان کے کارخانہ داروں اور مال برآمد کرنے والے تاجروں کو چاہیئے کہ وہ تجارت کو وسعت دینے کیلئے اپنے مال کو بہتر و معیاری بنائیں تا غیر ممالک کا آسانی مقابلہ کر سکیں ۔ اس سوال کا جواب دیتے ہوئے کہ امریکی سرمایہ دار کس حد تک پاکستان میں اپنا سرمایہ لگانے کے لیے تیار ہیں ۔ انہوں نے جواب دیا ۔ اس بارہ میں پاکستانی کارخانہ داروں کو پہل کرنی چاہیئے ۔ سرمایہ کی وسعت اور مقدار کا دارو مدار دراصل اس علاقے کے اقتصادی حالات پر ہے جس میں کہ پاکستان واقع ہے ۔ آخر میں آپ نے یقین دلایا کہ فنی ماہرین کی خدمات کے سلسلے میں جو درخواست بھیجی جائے گی امریکہ کی حکومت اس پر سنجیدگی سے غور کرے گی ۔

صاحبزادہ محمد خورشید آئندہ ماہ کے اوائل میں وزیرستان کا دورہ کریں گے

پشاور ۱۶ جولائی ۔ صوبہ سرحد کے نامزد گورنر صاحبزادہ محمد خورشید اپنے نئے عہدے کا چارج لینے کے لئے آج تیسرے پہر نتھیا گلی پہنچے ۔ حلف اٹھانے کی رسم پیر کے روز ادا کی جائے گی ۔ سرحد کے گرمائی دارالحکومت میں آپ کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا ۔ آپ کے استقبال کیلئے صوبہ سرحد کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان اور وزراء میں سے میاں جعفر شاہ اور خان فرید خان کے علاوہ شنواری قبیلے کے سردار خان ملاد خان تشریف لائے ہوئے تھے ۔ وزیرستان کے سکاؤٹوں کے ایک دستے نے آپ کو گارڈ آف آنر پیش کیا ۔

اخبار نویسوں کو ایک بیان دیتے ہوئے آپ نے کہا ۔ اپنے عہدے کا چارج لینے کے بعد اگلے مہینے کے شروع میں میں وزیرستان کا دورہ کروں گا ۔

ظفر اللہ خان کراچی روانہ ہو گئے

کوئٹہ ۱۶ جولائی ۔ حکومت پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان آج ریل میں کوئٹہ سے کراچی روانہ ہو گئے ۔

مبلغ امریکہ کا استقبال

ہمارے محترم بھائی خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ آج بروز اتوار پاکستان میل پر شام کے سوا سات بجے لاہور پہنچ رہے ہیں ۔ رمضان المبارک میں ہم اللہ تعالےٰ کے فضل سے تقوی اللہ کی نعمت سے متمتع ہوتے ہیں اور ہمارا دینی جذبہ فروغ پاتا ہے ۔ احباب جماعت کو چاہیئے کہ وہ آج سات بجے شام اسٹیشن پر پہنچ کر اپنے محترم بھائی کا استقبال کریں اور اس طرح روزہ کی برکات سے پورا پورا فائدہ حاصل کریں ۔ (شیخ بشیر احمد امیر جماعت احمدیہ لاہور)

مہاجرین کیلئے باٹا شو کمپنی کی طرف سے گرانقدر عطیہ

لاہور ۱۶ جولائی ۔ محکمہ تعلقات عامہ مغربی پنجاب ۔ سرکاری اطلاع مظہر ہے کہ کچھ عرصہ ہوا حکومت مغربی پنجاب کے محکمہ مہاجرین نے ایک اپیل کی تھی ۔ جس کے جواب میں باٹا شو کمپنی لمیٹڈ نے دار المہاجرین لاہور میں رہنے والی مہاجر عورتوں اور بچوں کے لئے عید کے تحفہ کے طور پر پانچ سو جوڑے جوتے پیش کئے ہیں ۔ بنی نوع انسان سے ہمدردی رکھنے والے اصحاب کی طرف سے تحفے تحائف موصول ہوتے رہتے ہیں ۔ جن کی بدولت دار المہاجرین میں قیام پذیر عورتوں اور بچوں کو آرام و آسائش میسر ہو رہا ہے ۔ جو تحائف پیش کرنا چاہیں ان کو متعلقہ رفیوجی ہوم کے سپرنٹنڈنٹ یا مسٹر احمد رضا خان انڈر سیکرٹری حکومت مغربی پنجاب محکمہ مہاجرین ریذیڈنسی مال روڈ لاہور (فون نمبر ۳۳۹۰۱) بھجوا دینا چاہیئے

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ۔ ایل ۔ بی
مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

روزنامہ الفضل لاہور

۱۷ جولائی ۱۹۴۹ء

اس زمانے کا مرض — فقدانِ روحانیت

(۴)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں خاص طور پر وعدہ فرمایا ہے کہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنی ہمیں نے یہ ذکر (قرآن کریم) اتارا ہے۔ اور ہم ہی ضرور اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ نے لفظ "ذکر" استعمال فرمایا ہے۔ اس کا صاف مطلب یہی ہے۔ اللہ تعالیٰ نہ صرف اس کی ظاہری حفاظت کا ذمہ وار اپنے آپ کو ٹھہراتا ہے بلکہ وہ اس کی معنوی حفاظت کا بھی ذمہ لیتا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن کریم کی ظاہری حفاظت مکمل طور پر کی گئی ہے۔ اسلام کے دشمن بھی یہ تسلیم کرتے ہیں۔ کہ اسکے زیر و زبر تک محفوظ ہیں۔ اور جس صورت میں یہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا تھا اسی صورت میں اب بھی موجود ہے۔ اس سے کچھ کم ہوا ہے۔ نہ اس میں کچھ اضافہ کیا گیا ہے۔ اور نہ کوئی نقطہ تک تبدیل کیا گیا ہے۔ بذات خود یہ ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ جس زمانہ میں یہ نازل ہوا تھا اس وقت پریس وغیرہ قسم کی کوئی چیز نہ تھی۔ پھر عرب میں تو تحریر کا بھی کوئی اتنا رواج نہیں تھا۔ اور نہ تحریر کے لئے سامان ہی اتنا وافر تھا جتنا کہ آجکل ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کو معلوم تھا۔ کہ عنقریب ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کریم کی ظاہری حفاظت کے یہ سامان بھی دنیا میں بافراط پیدا ہو جائینگے۔

یہ ظاہری حفاظت ایسی چیز ہے کہ سب کو نظر آتی ہے۔ اور جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے دشمن بھی قائل ہے۔ لیکن کیا اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا اتنا ہی مطلب تھا۔ افسوس ہے کہ بعض علمائے اسلام نے بھی حفاظت قرآن مجید کو انہی معنوں میں محدود کر دیا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ کی حفاظت ذکر کے وعدہ کا اتنا ہی مطلب ہے۔ تو پھر تو یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اور نہ یہ کوئی ایسی چیز ہے۔ جس کے لئے اللہ تعالیٰ خاص طور پر وعدہ فرماتا۔ ایک دشمن کہہ سکتا ہے کہ اس میں اعجاز کی کونسی بات ہے۔ دنیا کے حالات ہی ایسے ہو رہے تھے کہ ایک ایسی مذہبی کتاب کی حفاظت ہو جاتی۔ اور ویسے بھی دیکھا جائے۔ تو اللہ تعالیٰ زمین و آسمان کا محافظ ہے جیسا کہ فرماتا ہے ولا یؤدہ حفظھما۔ پھر قرآن کریم کی خاص حفاظت کا کیا مطلب ہے۔ اس لئے ظاہری حفاظت ہی ہماری نظروں میں خواہ کتنا ہی بڑا اعجاز کیوں نہ ہو۔ مگر ایک معترض کے لئے ایسی چیز غیر معمولی اور فوق العادت کس طرح ہو سکتی ہے۔

پھر آجکل ہم دیکھ رہے ہیں کہ باوجودیکہ قرآن کریم اپنی اصلی صورت میں موجود ہے۔ اسکو پڑھا بھی جاتا ہے۔ اور تمام مسلمان اس کو سب سے قابل تعظیم کتاب سمجھتے ہیں۔ اس کی بڑی بڑی نفیس اور پاکیزہ ایڈیشنیں شائع کی جاتی ہیں۔ اس کی تعلیم کے لئے مدارس اور مکاتب جاری ہیں۔ اس کی تفاسیر لکھی جاتی ہیں۔ اس کے نام پر رسالے جاری کئے جاتے ہیں کتابیں شائع ہوتی ہیں۔ لیکن یہ سب کوششیں محض ضائع ہو رہی ہیں۔ باوجودیکہ احیائے قرآن کے دعاوی لے لے کر بڑی بڑی انجمنیں اور جماعتیں بنائی جاتی ہے۔ اور نئے نئے نظریئے گھڑے جاتے ہیں۔ قرار دادیں پاس کی جاتی ہیں۔ لیکن مسلمانوں کا سواد اعظم پھر بھی قرآن کریم کی روح سے بے بہرہ ہے۔ اور بڑے بڑے مغرور اور خود پسند علماء بھی اس کی صحیح روح سے کورے نظر آتے ہیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے مغربی فلسفہ اور سائنس کے زیر اثر الہام و وحی کی نوعیت کا تصور ہی تبدیل کر دیا ہے۔ الہام و وحی کو محض نبی کے دل کی گہرائیوں کی آواز سمجھا جاتا ہے۔ اور اسکو بھی ایک اسی قسم کا فطری ملکہ ہی قرار دیا جاتا ہے۔ جس طرح ریاضی سائنس وغیرہ پیدائشی ملکہ ہیں۔ جو ہر انسان میں پائے جاتے ہیں۔ مگر بعض انسانوں میں دوسروں کی نسبت ذرا زیادہ واقع ہو جاتے ہیں۔ جس طرح ایک بچہ سمجھتا ہے کہ ریڈیو سیٹ کے اندر کوئی بیٹھا گا رہا ہے یا بول رہا ہے۔ یہ نئے علماء بھی یہی سمجھتے ہیں کہ وحی یا الہام کسی بیرونی ہستی کی طرف سے نہیں بلکہ انسانی ریڈیو سیٹ کے اندر ہی سے نکلتا ہے۔

پھر جن کے دماغوں کو سیاست کی متعدی بیماری نے ماؤف کر دیا ہے۔ وہ مغربی سیاسی فضا میں سے چند نظریات پکڑ کر ان کو قرآن کریم کی تعلیم سے خلط ملط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اور یہ ثابت کر رہے ہیں۔ کہ انبیاء علیہم السلام کا منتہائے مقصود تشدد اور جبر سے دنیا میں خدا کی بادشاہت قائم کرنا ہے۔

سوال یہ ہے کہ کیا قرآن کریم کی لفظی اور ظاہری حفاظت ہی کافی سمجھی جاسکتی ہے؟

کیا اللہ تعالیٰ کا وعدہ حفاظت قرآن صرف اتنا ہی تھا کہ وہ قرآن کریم کی کوئی لفظی تحریف و تبدیلی نہیں ہونے دے گا۔ اور معنی کے لحاظ سے اس کو بر خود غلط مفکرین اور مجتہدین کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا۔ کہ وہ جس طرح چاہیں اسکے الفاظ سے کھیلیں۔ وحی و الہام کے جو چاہیں معنے کریں۔ ان الحکم الا للہ کی خواہ فاشی تعبیر کریں اور خواہ اشتراکی۔ اپنے سیاسی جذبات کی تسلی و تشفی کے لئے قرآن کریم کی آیات میں تحریف و تبدیلی اگر نہ کر سکیں۔ اور بعض آیات کو منسوخ قرار دینے کی جرأت نہ ہو تو آیات سے ٹکڑے علیحدہ کر کے ہی اپنے من گھڑت نظریات کے ثبوت میں بے علم اور نیم ملاؤں کو فریب دے سکیں۔ کیا اس سے ثابت نہیں ہوتا۔ کہ لفظی اور مادی حفاظت سے بھی زیادہ جس چیز کی قرآن کریم کو ضرورت ہے۔ وہ اس کی معنوی حفاظت ہے جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا ہے۔

آؤ اب اسلام کی تاریخ پر نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کریم کی مادی اور لفظی حفاظت کی وہاں اس نے اس کی معنوی حفاظت کا بھی انتظام کیا یا نہیں اس ضمن میں ہم صدی کے سر پر مجددین کی بعثت والی حدیث کو بطور عنوان پیش کرتے ہیں۔ خواہ ہر صدی کے سر پر کے کچھ ہی معنے لئے جائیں۔ اس بات سے تاریخ اسلام کا کوئی طالب علم انکار نہیں کر سکتا۔ کہ خلافت راشدہ کے بعد باوجودیکہ خلافت بادشاہی میں تبدیل ہو گئی تھی۔ ایک نہایت مربوط سلسلہ علمائے ربانی کا قائم رہا۔ اس زمانے کے خوارج اور سیاسی ملا بھی جن میں سے بعض کی مجددیت سے انکار نہیں کر سکتے اگرچہ وہ وحی و الہام کی نیچری توضیح کرتے ہیں اور تعلق باللہ کے منکر ہیں یہ تاریخی حقیقت اور نص قرآنی انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون حدیث تجدید دین کی صحت پر بیّن دلیل ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان مجددین اور علمائے ربانی کی خصوصیت کیا ہے۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ اس عہد میں بڑے بڑے سیاسی ملا بھی پیدا ہوئے ہیں۔ لیکن وہ علمائے ربانی جن کو بلحاظ تجدید دین و احیائے اسلام قطب اور ولی مانا جاتا ہے۔ ان کی امتیازی خصوصیت ان کا اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق ہی ہے۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ اگرچہ یہ سلسلہ روز بروز اپنے اثر کے لحاظ سے انحطاط پذیر ہوتا رہا ہے۔ یہاں تک کہ آخر شاہ اسمٰعیل شہید علیہ الرحمۃ کو یہ شکایت کرنی پڑی کہ ان کے وقت میں لوگ ختم نبوت کی طرح ختم ولایت کے بھی معتقد ہو گئے ہیں۔ مگر اسلام کے وہ قطب اور اولیاء جنہوں نے قرآن کریم کی صحیح تعلیم کو زندہ رکھا ہے وہی تھے جو اللہ تعالیٰ سے براہ راست تعلق رکھتے تھے۔ جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمکلام ہوتے تھے۔ جن کو اس نور عرفان سے حصہ ملا تھا۔ جس کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں اللہ تعالیٰ نے ودیعت کیا تھا یعنی یہ بزرگ اس نعمت کے حصہ دار تھے۔ جو قرب نبوت سے حاصل ہوتی ہے۔

یہ انحطاط روحانیت جس کے حضرت شاہ اسمٰعیل علیہ الرحمۃ شاکی ہیں نہ صرف مقدر تھا بلکہ فطری تھا کیونکہ زمانہ قرب نبوت سے دور بہت دور ہٹ آیا تھا۔ مقدر بھی ہم نے اس لئے کہا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پا کر اس کی پہلے ہی خبر دی ہوئی تھی اور آپ کی یہ پیشگوئی اگرچہ ایک عظیم الشان نشان ہے کیونکہ آپ نے ہر موڑ کی نشاندہی نہایت وضاحت سے کر دی ہے۔ لیکن چونکہ یہ اس فطری قانون کے بھی مطابق ہے کہ سورج سے جتنا زیادہ فاصلہ ہوتا جاتا ہے دھوپ کی روشنی بھی اتنی کم دکھتی ہے اس لئے یہ فطری بھی ہے چنانچہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی ہے خیر القرون قرنی ثم الذین یلونھم ثم الذین یلونھم ثم الفیج الاعوج یعنی میری صدی بہترین ہے۔ پھر اس کے بعد کی صدی۔ پھر اس کے بعد کی صدی پھر فیج الاعوج یعنی تباہی ہے۔ اس حدیث پاک سے اس تدریجی انحطاط کا پتہ چلتا ہے جس کا ہم نے ذکر کیا ہے۔ یہانتک کہ شاہ صاحب موصوف کے زمانہ میں یہ انحطاط یہانتک پہنچ گیا تھا کہ ختم نبوت کی طرح ختم ولایت کا عقیدہ بھی رائج ہو گیا۔ دراصل یہ ابتدا تھی فیج اعوج کے حد کمال کی۔ جب نیا چاند طلوع ہونے کا زمانہ قریب آتا ہے تو راتوں کی تاریکیاں گہری ہو جاتی ہیں۔ جب بارش قریب ہو تو حبس اپنے کمال کو پہنچ جاتا ہے چونکہ قرب نبوت کا نیا زمانہ اسلام کی نشأۃ ثانیہ کا زمانہ۔ جب خلافت علی منہاج نبوت قائم ہونی تھی قریب آن پہنچا تھا۔ اس لئے فیج اعوج کے نمائندے بھی تاریکیوں کے ہتھیاروں سے پورے پورے لیس ہو کر نکل آئے۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔ جو صاحب استطاعت احمدی الفضل خود خرید کر نہیں پڑھتا۔ وہ اپنا فرض کما حقہ ادا نہیں کر رہا۔

خطبہ جمعہ

خطبہ نمبر ۱۹

رمضان المبارک لقاء الٰہی اور وصال الٰہی کا ذریعہ ہے

اسے کسی صورت میں بھی ضائع نہ ہونے دو

از حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۹ جولائی ۱۹۴۸ء بمقام پارک ہاؤس کوئٹہ

مرتبہ:۔ مولوی سلطان احمد صاحب واقف زندگی

(یہ گزشتہ سال کا خطبہ ہے جو شائع ہونے سے رہ گیا تھا اب شائع کیا جاتا ہے)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

انسانی عزم اور ارادے میں بہت بڑی برکت ہوتی ہے۔ اور درحقیقت کوئی کام ہو ہی نہیں سکتا۔ جب تک پہلے ارادہ انسانی طبیعت میں پیدا نہ ہو۔ گویا ارادہ تمام اعمال کے لئے ایک

بنیادی حیثیت

رکھتا ہے۔ لیکن اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ مسلسل اور متواتر عمل جسے عادت بھی کہتے ہیں انسانی کاموں میں ایسی سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ کام جو پہلے مشکل نظر آتے ہیں عادت کے نتیجہ میں نہایت سہولت اور آرام کے ساتھ ہونے لگتے ہیں۔ یہ عادت یا یوں کہو کہ کام کی ورزش ایسی چیز ہے۔ جس کے بغیر کوئی کام صحیح طور پر سرانجام نہیں پا سکتا۔ بعض دفعہ کمزور سے کمزور انسان فوج میں داخل ہو جاتا ہے۔ تو خواہ وہ کسی لحاظ سے یا کسی سفارش کے ذریعہ ہی کیوں نہ داخل ہوا ہو۔ بعد میں باقاعدہ ورزش سے آہستہ آہستہ قوی اور مضبوط بن جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ ایک مضبوط اور تنومند انسان فوج میں داخل ہوتا ہے۔ لیکن اپنے عمل کی کمی اور باقاعدہ ورزش نہ کرنے کی وجہ سے آہستہ آہستہ کمزور اور بیمار ہو جاتا ہے۔ یہی حالت دین کی ہے دینی کاموں میں بھی

ورزش کی ضرورت

ہوتی ہے۔ اس میں شبہ نہیں کہ عزم اور ارادہ ہی انسان کو کامیاب کرتا ہے۔ کسی کام کی ابتدا عزم اور ارادہ سے ہی ہوتی ہے۔ لیکن عزم اور ارادہ ابتدائی چیزوں میں سے ہیں۔ جس طرح کسی چیز کو ابتداء میں حرکت دینے کے لئے کسی دوسری چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح انسانی طبیعت کو کسی کام کے لئے ابتدائی حرکت دینے کے لئے

عزم اور ارادہ کی ضرورت

ہوتی ہے لیکن کسی کام کے تسلسل کے لئے صرف عزم اور ارادہ ہی کافی نہیں ہوتا۔ بلکہ اس کے لئے مشق اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح دین کا حال ہے۔ اس کے لئے بھی روحانی مشق اور ورزش کی ضرورت ہوتی ہے۔ اور روحانی مشق اور ورزش روزہ ہوتا ہے روزہ رکھنے سے روحانی طاقت حاصل ہوتی ہے روزہ رکھنے سے انسان کی سمجھ میں یہ بات آجاتی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی خاطر بلکہ خود اپنی خاطر۔ اپنے اخلاق کی خاطر اور اپنی زندگی کو درست کرنے کے لئے دوسروں کا مال ہی نہیں بلکہ بعض دفعہ اپنا مال بھی چھوڑ دینا پڑتا ہے۔

روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے

خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو اس لئے سرزنش نہیں کی جاتی۔ کہ اس نے غیر کا مال کیوں لیا تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اس لئے سرزنش نہیں کی جاتی۔ کہ اس نے ایک ایسی روٹی کیوں کھائی ہے۔ جس پر اسے حق نہ تھا۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے اسے اس لئے سرزنش نہیں کی جاتی۔ کہ اس نے حرام چیز کا استعمال کیوں کیا بلکہ روزہ نہ رکھنے کی وجہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے انسان کو اصلی سزا ملتی ہے کہ اس نے حلال کیوں کھایا۔ اصل خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملتی ہے کہ اس نے اپنے مال کو کیوں استعمال کیا۔ اس لئے خدا تعالیٰ کی طرف سے سزا ملتی ہے۔ کہ اس نے وہ چیز جو اس کے لئے شرعاً جائز تھی کیوں استعمال کی۔ غرض روزہ ہمیں اخلاق فاضلہ کی انتہائی منزل پر لے جاتا ہے۔

اخلاق فاضلہ

اس کا نام نہیں کہ تم کسی کا مال نہیں لیتے۔ اخلاق فاضلہ اس کا نام نہیں کہ تم حرام نہیں کھاتے۔ یہ ادنیٰ درجہ کے اخلاق ہیں۔ اگر کوئی شخص حرام نہیں کھاتا۔ تو وہ گویا ادنیٰ درجہ کا مومن بن جاتا ہے۔ اور اگر کوئی شخص دوسرے کا مال نہیں لیتا۔ تو ہم اسے اعلیٰ درجہ کا مومن نہیں کہیں گے۔ ہاں یہ کہیں گے کہ اس نے ایک ادنیٰ درجہ کا شریف آدمی بننے کی کوشش کی۔ ایک مومن اگر حقیقی مومن ہے تو وہ تو کسی کا مال لینے کا خیال ہی نہیں کر سکتا۔ حقیقی مومن کو تو یہ

جستجو اور تڑپ

رہتی ہے۔ کہ موقعہ آنے پر وہ خدا تعالیٰ کی خاطر اپنا مال بھی چھوڑ دے۔ اور اسی طرف روزہ ہماری راہ نمائی کرتا ہے۔ ہمارے پاس کھانا ہوتا ہے مگر ہم کھاتے نہیں۔ ہم کھانے سے اس لئے باز نہیں رہتے۔ کہ ہم غریب اور کنگال ہیں۔ اور کھانا خریدنے کے لئے ہمارے پاس پیسہ نہیں۔ یا ہم کھانے سے اس لئے باز نہیں رہتے۔ کہ ہمارے پاس کھانا موجود نہیں کھانا تو موجود ہے۔ لیکن ہم اس لئے نہیں کھاتے۔ تاہم خدا تعالیٰ کے لئے اپنا کھانا جو موجود ہے اور میسر بھی ہے۔ اپنے اوپر حرام کر لیں۔ ہم اس کھانے کو اس لئے نہیں چھوڑ دیتے۔ کہ وہ ہمارے لئے جائز نہیں ہوتا۔ یا ہم اس کھانے کو اس لئے نہیں چھوڑ دیتے۔ کہ اس میں

ظلم پایا جاتا ہے

روزے میں جو کھانا ہمارے سامنے ہوتا ہے وہ جائز ہوتا ہے۔ سؤر تو نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی مردار ہوتا ہے۔ جن کا کھانا ایک مسلمان پر حرام ہے۔ وہ وہی کھانا ہوتا ہے۔ جو ہم روزانہ کھاتے ہیں وہی کھانا ہوتا ہے۔ جو ہم نے صبح کھایا تھا۔ یا پہلی شام کو کھایا تھا۔ پھر وہ کھانا غیر میسر بھی نہیں ہوتا۔ کہ ہم کہیں کہ بازار سے کیسے لائیں۔ وہ کھانا ہماری طبیعت کے لئے غیر موافق بھی نہیں ہوتا۔ کہ اس کے کھانے سے ہمیں کوئی تکلیف ہو۔ یہ بھی نہیں کہ وہ کھانا ہمارے ملک میں پایا نہیں جاتا۔ کہ وہ ہمیں کسی دوسرے ملک سے منگوانا پڑے۔ یا یہ کہ ہمارے پاس پیسے نہیں ہوتے۔ جن سے ہم کھانا خریدیں۔ اس کھانے پر جو خرچ آنا تھا۔ وہ تو ہم پہلے ہی کر چکے ہوتے ہیں پھر وہ کھانا بازار سے بھی آچکا ہوتا ہے۔ اور وہ غیر میسر بھی نہیں ہوتا۔ گھر میں موجود ہوتا ہے کسی غیر کا مال بھی نہیں ہوتا۔ ہمارا اپنا مال ہوتا ہے۔ اگر اسے

ہماری اجازت کے بغیر

کوئی اٹھاتا ہے تو وہ گنہگار ہو جاتا ہے۔ لیکن ہم اسے خود کھائیں تب بھی گنہگار ہو جاتے ہیں۔ تو جب وہ کسی کا مال نہیں ہمارا اپنا مال ہے۔ لیکن ہم اسے نہیں کھاتے۔ بلکہ اگر اس میں رغبت بھی کریں۔ یا اس کا خیال بھی دل میں لائیں تو گنہگار ہو جاتے ہیں۔ تو اسی اصل سے سبق حاصل کرتے ہوئے ہمیں چاہیئے کہ ہم رمضان کے مہینہ میں ادنیٰ ادنیٰ باتوں کو مدنظر نہ رکھیں بلکہ اپنے اندر بلند خیالی پیدا کریں۔ جو ہمیں رمضان سکھانا چاہتا ہے۔ اور رمضان سے ہم پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ فلاں شخص

مومن ہے

اس لئے کہ وہ کسی کا مال نہیں لیتا۔ اگر وہ کسی کا مال نہیں لیتا تو اس نے ایک ادنیٰ قسم کا شریف آدمی بننے کی کوشش کی۔ یا اگر حرام نہیں کھایا۔ تو وہ ایک ادنیٰ درجہ کا مومن ہے۔ اور اگر اس نے کسی پر ظلم نہیں کیا۔ تو وہ ایک ادنیٰ درجہ کا بااخلاق آدمی ہے لیکن حقیقی مومن اعلیٰ اخلاق والا آدمی۔ اور شریف ترین انسان وہ ہے۔ جو اپنے جائز مال کو بھی اپنے لئے حرام کر دے۔ اور اسے خدا کی خاطر روحانیت کی خاطر اور بنی نوع انسان کے فائدہ کے لئے ترک کر دے۔ جو شخص ایسا کرنے کے لئے تیار ہو جاتا ہے وہی اعلیٰ درجہ کا مومن ہے۔

ایک مومن کی شان

کے یہ شایاں نہیں کہ وہ کہے کہ یہ میری اپنی چیز ہے اسے میں دوسرے کو کیوں دوں۔

ایسا کہنے والا ایمان کے دائرہ سے خارج ہے۔ ایسا کہنے والا ایک شریف آدمی تو ہو سکتا ہے۔ لیکن اعلیٰ درجہ کا مومن بلکہ ادنیٰ درجہ کا مومن بھی نہیں کہلا سکتا۔ پھر روزے فرائض میں شامل ہیں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ کوئی روزے بھی نہ رکھے اور مومن بھی کہلا سکے۔ ایمان کا درجہ اخلاق سے بہرحال اوپر ہے۔ اگر کوئی یہ کہے۔ کہ قرآن مجید نے جو تعلیم دی ہے۔ وہ شریف انسانوں کے ہی مناسب حال ہے۔ تو یہ درست نہیں۔ قرآن مجید نے جو تعلیم دی ہے۔ وہ صرف شریف انسانوں کے لئے نہیں۔ بلکہ وہ ان سے اوپر کے لوگوں کے لئے بھی ہے۔ بلکہ میں کہوں گا۔ کہ بعض دفعہ

قرآنی تعلیم

کو محض شریف انسان برداشت بھی نہیں کر سکتے۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک شریف انسان کے پاس کھانا ہو۔ اور اسے دوسرے کو دینے کے لئے کہا جائے۔ تو وہ انکار کر دے۔ اور کہہ دے کہ یہ میرا اپنا کھانا ہے۔ میں دوسرے کو کیوں دوں۔ دنیا بھی اس کی تائید کریگی۔ اور کہے گی یہ ٹھیک کہتا ہے۔ جب یہ کھانا اس کا اپنا ہے۔ تو وہ دوسرے کو کیوں دے۔ لیکن مذہب بعض موقع پر یہ کہتا ہے۔ کہ یہ دوسرے کو دے دو۔ اس لئے کہ اس کے رکھنے سے قوم میں فتنہ پڑتا ہے۔ تم خدا تعالےٰ کی خاطر اپنا حق چھوڑ دو۔ اس لئے کہ تم مومن ہو۔ اور حقیقی مومن وہ ہوتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ کی خاطر اپنا حق بھی چھوڑ دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی خاطر اپنی جان دے دیتا ہے۔ خدا تعالےٰ کی خاطر اپنے بیوی بچوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی خاطر اپنے وطن کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔

مکہ مکرمہ سے

جب مسلمان نکلے تھے۔ اس وقت وہ کہہ سکتے تھے۔ کہ مکہ ہماری اپنی چیز ہے۔ ہم اسے کیوں چھوڑیں۔ اور وہ کہتے بھی تھے۔ کہ یا رسول اللہ ہم ڈرتے نہیں۔ آپ ہمیں اجازت دیں ہم لڑیں گے۔ وہ ان کی اپنی چیز تھی۔ وہ کعبہ کے ویسے ہی حقدار تھے۔ جیسے کفار۔ ان سب کے خرچ سے ہی مکہ مکرمہ کا کام چل رہا تھا۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میں مانتا ہوں۔ کہ مکہ تمہارا حق ہے تمہاری اپنی چیز ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ نے مجھے اس موقعہ پر لڑائی کرنے کی اجازت نہیں دی۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ تم اسکی خاطر اپنا یہ حق چھوڑ دو۔ اور صحابہ کرام نے اپنا حق چھوڑ دیا۔ پس صرف اپنے حق کو لینا ہی بڑی چیز نہیں۔ بلکہ اپنے حق کو خدا تعالےٰ کی خاطر ترک کر دینا

دوسرے کے لئے ایثار کرنا

اور خود تکلیف برداشت کرنا اور بھوکے اور پیاسے رہنا بڑی چیز ہے۔ اور یہ چیزیں جو ایمان چاہتا ہے۔ ہمیں رمضان سکھاتا ہے۔ روزہ کی ابتدا ہی اس سے ہوتی ہے۔ کہ انسان بھوکا رہتا ہے۔ وہ اپنی بیوی کو ترک کر دیتا ہے۔ وہ پانی کو چھوڑ دیتا ہے۔ پھر جب عید کا دن آتا ہے۔ تو وہ سمجھتا ہے۔ کہ آج مجھے میری چیز کھانی جائز ہو گئی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ کہ میں نے تجھے ایک عرصہ تک بھوکا پیاسا رکھا۔ آج عید ہے۔ تمہیں اپنا مال اس دن کھانا جائز ہے۔ مگر میں کہتا ہوں۔ کہ اپنا مال کھانے سے پہلے صدقۃ الفطر دے لو۔ پہلے دوسرے کو کھلاؤ۔ پھر خود کھاؤ۔

ایک روزہ دار

کو خدا تعالےٰ کی طرف سے کیا انعام دیا جاتا ہے۔ خدا تعالےٰ کہتا ہے۔ میرے بندے میں تجھ پر بہت خوش ہوں۔ تو میری خاطر اتنا عرصہ بھوکا رہا۔ میری خاطر تو نے اپنے مال کو بھی استعمال نہ کیا۔ لیکن میں پورا خوش اس وقت ہوں گا۔ کہ جب تو اس مال کا ایک حصہ پہلے دوسرے کو دے۔ اور پھر اسے استعمال کر۔ پس رمضان ہمیں اخلاق فاضلہ کی اعلیٰ بنیادوں پر قائم کر کے ہمیں ایسے مقام پر لے جاتا ہے۔ جہاں ایمان کامل ہو جاتا ہے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ رمضان کے مہینہ کو ضائع نہ کریں۔ بلکہ اس سے

پورا پورا فائدہ

اٹھانے کی کوشش کریں۔ اپنی زبانوں کو سنبھال کر رکھیں۔ جوش اور غصہ کو دبائیں۔ اور اگر کوئی کمزوری ان میں پائی جاتی ہے۔ یا وہ کسی کا مال لوٹ لیتے ہیں۔ تو وہ ایسی عادات کو دور کریں۔ یہ عجیب بات ہے۔ کہ اگر تمہیں کوئی پانی پیش کرتا ہے۔ مثلاً تمہارے اپنے گھڑے سے ہی لے کر پیش کرتا ہے۔ تو تم اسے نہیں پیتے۔ اور کہہ دیتے ہو۔ کہ میرا روزہ ہے۔ لیکن ایک گاہک آتا ہے۔ تو ترازو دبا کر ایک آنہ کی چیز ڈیڑھ آنہ کو دے دیتے ہو۔ تم اپنے جائز مال کو تو حرام قرار دیتے ہو۔ لیکن دوسرے کے حق کو چھین لینا جائز سمجھتے ہو۔ یہ تو ایک تمسخر سا ہو جاتا ہے۔ کہ جو چیز تم پر حلال تھی۔ اسے تم نے حرام قرار دیا۔ اور جو چیز تم پر حرام تھی۔ اسے تم نے حلال سمجھ لیا۔ پس یہ ایک سیدھی بات ہے۔ کہ کم ازکم ان دنوں میں ایسی باتوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ ویسے تو غیر کا مال کھانا کسی وقت بھی جائز نہیں۔ لیکن کم ازکم

رمضان کا احترام

کرتے ہوئے ان دنوں میں تو اس سے بچو۔ ورنہ یہ بات جنون سی معلوم ہوتی ہے۔ کہ انسان اپنے جائز اور حلال مال کو تو حرام قرار دے۔ اور جو حرام ہے۔ اسے حلال قرار دے۔ پس احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ رمضان کے مہینہ سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ رمضان مومن کے لئے مشق کا ایک ذریعہ ہے۔ اور اسے اس سے روحانی طاقت ملتی ہے۔ خدا تعالےٰ نے یہ موقعہ مومن کے لئے بہم پہنچایا ہے۔ تا وہ روزے رکھ کر اپنی اصلاح کر سکے۔ اور اپنے نفس کو

خدا تعالےٰ سے ملنے کے قابل

بنا سکے۔ خدا تعالےٰ سے ملنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ خدا تعالےٰ جیسی ہی حالت بنائی جائے۔ خدا تعالےٰ نہ تو کھاتا ہے۔ اور نہ پیتا ہے۔ پس انسان اگر اسے ملنا چاہتا ہے۔ تو اسے چاہیئے۔ کہ وہ بھی نہ کھائے۔ نہ پیئے۔ تبھی وہ اس سے ملنے کے قابل ہو سکتا ہے۔ مگر چونکہ انسان ہمیشہ بھوکا اور پیاسا نہیں رہ سکتا۔ اس لئے خدا تعالےٰ نے اسے موقع دیا ہے۔ کہ وہ کھانے پینے کو ایک خاص مہینہ میں محدود کر دے۔ جب وہ ایسا کرتا ہے۔ تو وہ ایک رنگ میں خدا تعالےٰ جیسا ہو جاتا ہے۔ اور اس سے ملنے کے قابل ہو جاتا ہے۔ غرض رمضان

لقاء الٰہی اور وصال الٰہی

کا ذریعہ ہے۔ اور اسے کسی صورت میں بھی ضائع نہیں کرنا چاہیئے۔ اور اس سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

جیسا کہ میں پہلے اعلان کر چکا ہوں۔ میں روزانہ عصر کے بعد

قرآن مجید کا درس

دیا کروں گا۔ یہ درس ابتدا سے نہیں ہوگا۔ بلکہ تفسیر کبیر آخری پارہ کی جو تیسری جز باقی ہے۔ اس کا ہی درس ہوگا۔ میں لکھواتا بھی جاؤں گا۔ اور احباب سن بھی سکیں گے۔ میرا اصول ہے۔ کہ میں جمعہ کے دن درس نہیں دیا کرتا۔ لیکن چونکہ آج ابتدا ہی جمعہ سے ہوئی ہے۔ اس لئے آج میں درس دوں گا۔ اور دعا بھی ہو جائے گی۔ آئندہ سوائے جمعہ کے دن کے روزانہ درس ہوگا۔ سوائے اس کے کہ کوئی مجبوری پیش آ جائے۔

میں نے ایک دوست سے کہا تھا۔ کہ درس کے لئے ایک

چوکی کی ضرورت

ہے۔ تا اس کے اوپر قرآن کریم رکھا جا سکے۔ وہ دوست چوکی لے آئیں۔ یا اگر کسی اور دوست کے گھر میں ایسی چوکی ہو۔ جیسے ڈسک ہوتا ہے۔ تو وہ لے آئیں۔ اس طرح درس دینے میں ذرا آسانی ہو جائے گی۔ (شیخ کریم بخش صاحب نے یہ چوکی مہیا کر دی۔ اور اس پر درس ہوتا رہا۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ارشاد

اللہ تعالےٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دنیا میں مبعوث فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ کہ اس نے دوبارہ ہمیں ضلالت اور گمراہی کے گڑھوں سے نکال کر ہدایت کے صحیح راستوں پر چلایا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو جو صرف نام کا اسلام رہ گیا تھا۔ دوبارہ زندہ کیا۔ اور مسلمان کو دوبارہ مسلمان بنایا۔ اور تمام قسم کی نیکیاں جو مٹ چکی تھیں۔ ان کو از سر نو تازہ کیا۔ اور ان نیک لوگوں کی جو آپ پر ایمان لا رہے تھے۔ اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کر رہے تھے۔ ایک جماعت قائم کی۔ جس کا نام جماعت احمدیہ رکھا۔ جماعت احمدیہ میں داخل ہونے والوں پر جہاں اور بہت سے فرائض عائد ہوتے ہیں۔ وہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک یہ فرض بھی ان پر لگایا۔ کہ ہر وہ شخص جو سلسلہ بیعت میں داخل ہوتا ہے۔ اس کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ اپنی آمد کا کچھ حصہ ضرور ادا کرے۔ پس ہر وہ شخص جو اس بات کا دعویٰ کرتا ہے۔ کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لایا۔ اس کا ایمان لانا خلوص دل سے تب ہی سمجھا جائیگا۔ جب وہ باقی فرائض کے ساتھ ساتھ چندہ کا فریضہ جو اسلامی قصر کی تکمیل کے لئے اشد ضروری ہے۔ ادا کرتا رہے۔ چندہ کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"ہر ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے۔ کہ وہ اپنے مال سے بھی سلسلہ کی خدمت کرے۔ جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے۔ وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے۔ اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے۔ وہ ایک روپیہ ماہوار دے ...... ہر ایک بیعت کنندہ کو بقدر وسعت مدد دینی چاہیئے۔ تا خدا تعالےٰ بھی انہیں مدد دے۔ اگر بلا ناغہ ماہ بماہ ان کی مدد پہنچتی رہے۔ تو وہ اس مدد سے بہتر ہے۔ جو مدت تک فراموشی اختیار کر کے پھر کسی وقت اپنے ہی خیال سے کی جاتی ہے۔ ہر ایک شخص کا صدق اس کی خدمت سے پہچانا جاتا ہے۔ اس وقت کو غنیمت سمجھو۔ کہ پھر کبھی ہاتھ نہیں آئیگا۔ چاہیئے۔ کہ زکوٰۃ دینے والا اسی جگہ اپنی زکوٰۃ بھیجے۔ اور ہر ایک شخص فضولیوں سے اپنے تئیں بچاوے اور اس راہ میں وہ روپیہ لگا دے۔ اور بہرحال صدق دکھلاوے۔ تا فضل اور روح القدس کا انعام پاوے۔ کیونکہ یہ انعام ان لوگوں کے لئے تیار ہے۔ جو اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔" پس ہر ایک احمدی کو چاہیئے۔ کہ وہ چندہ عام اور اگر وہ موصی ہے۔ تو حصہ آمد وقت پر ادا کرے۔ تا خدا تعالےٰ کے فضلوں کا وارث بن سکے۔

(نظارت بیت المال)

مکرم ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم کے لئے تحریک دعا

ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر امیر جماعت احمدیہ گجرات گذشتہ ساڑھے تین ماہ سے بیمار چلے آتے ہیں اور ابھی تک مکمل آرام نہیں ہوا۔ اور بیماری طول پکڑ گئی ہے۔ سو عرض ہے۔ کہ ماہ رمضان المبارک کا آخری بابرکت عشرہ شروع ہو رہا ہے۔ جملہ احباب و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ التماس ہے۔ کہ وہ ان مبارک ایام میں خاص طور پر ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر امیر جماعت گجرات کی مکمل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعا فرمائیں۔

(محمد رمضان ہیڈ پوسٹل پنشنر گجرات و کلرک ضلع وار نظام)

لیلۃ القدر کی برکات

(از عبد الحمید صاحب آصف)

قرآن مجید میں آتا ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ یعنی لیلۃ القدر ہزار مہینے سے بہتر ہے (۲) تنزل الملئکۃ والروح فیھا یعنی فرشتوں کا اور روحانیت کا اس رات میں نزول ہوتا ہے۔

۱۔ حدیث شریف میں آتا ہے۔ فیہ لیلۃ خیر من الف شھر من حرم خیرھا فقد حرم (مسند امام احمد بن حنبل)

رمضان میں ایک رات ایسی ہے۔ جو ہزار مہینے سے بہتر ہے۔ جو رمضان میں بھی اس رات کی برکات سے محروم رہے وہ بڑا محروم آدمی ہے۔

۲۔ ایک اور حدیث میں ہے۔ من قام لیلۃ القدر ایمانا و احتسابا غفرلہ ما تقدم من ذنبہ (نسائی) یعنی جو شخص لیلۃ القدر کو خوب جاگے۔ اور عبادت کرے اور یہ اس کی عبادت دکھاوا یا ریا کے طور پر نہ ہو۔ بلکہ ایمان اور خدا تعالیٰ سے ثواب کی امید رکھتے ہوئے ہو۔ تو اس کے سب گناہ جو وہ پہلے کر چکا ہے۔ معاف ہو جاتے ہیں۔

لیلۃ القدر خدا تعالیٰ کا عہد ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں "خدا تعالیٰ نے مسلمانوں سے ایک عہد باندھا اور اس کی علامت رمضان کے روزے مقرر فرمائے اس عہد کے مقابل پر مسلمانوں سے بھی ایک عہد اللہ تعالیٰ نے باندھا۔ اور اس عہد کے بندھنے کی ایک علامت اپنے لئے مقرر فرمائی۔ اور وہ یہ کہ جب تم رمضان کا مہینہ اس عہد کی یاد میں روزوں میں گزارو گے۔ تو میں اس کے جواب میں رمضان کی آخری راتوں میں سے ایک رات تمہارے لئے آسمان سے اتروں گا۔ اور اعلان کروں گا۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان فلیستجیبوالی ولیؤمنوبی لعلھم یرشدون (بقرہ ع ۲۳) یعنی بندوں کی طرف سے جب اس عہد کی یادگار رمضان کی صورت میں منائی جائے گی۔ تو میں بھی اس عہد کی یادگار لیلۃ القدر کی صورت میں مناؤں گا۔ آسمان سے اپنے بندوں کے لئے اتروں گا اور اعلان کروں گا۔ کہ مانگو تمہیں دیا جائے گا۔ ایمان لاؤ تو تمہیں ہدایت بخشی جائے گی۔ کیونکہ تم میرے معاہد ہو تم نے اپنے عہد کو رمضان سے یاد تازہ کی۔ میں اپنے عہد کی لیلۃ القدر سے یاد تازہ کرتا ہوں۔ یہ کیسی مبارک علامت ہے .... کس قدر .... شاندار اور کس قدر .... روحانیت کو زندہ کرنے والی علامت ہے۔

خلاصہ یہ کہ رمضان اور لیلۃ القدر محمدی عہد کی علامات ہیں .... رمضان بندہ کی طرف سے عہد کو تازہ رکھنے کا نشان ہے۔ اور لیلۃ القدر خدا تعالیٰ کی طرف سے عہد کو تازہ رکھنے کا نشان ہے۔ (تفسیر کبیر پارہ عم حصہ دوم ص ۳۲۱)

لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔

حدیثوں پر مجموعی نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ رمضان کی آخری دس راتوں میں سے کوئی رات اور خصوصاً طاق راتوں میں سے کوئی رات لیلۃ القدر ہوتی ہے" (تفسیر کبیر پارہ عم حصہ دوم ص ۳۲۷)

آخری عشرہ میں مقرر کرنے میں حکمت

"آخری عشرہ میں لیلۃ القدر مقرر کرنے میں یہ حکمت ہے۔ کہ خدمت کے ایام کا آخری وقت ہی انعام کا وقت ہوتا ہے" (تفسیر کبیر پارہ عم حصہ دوم ص ۳۲۵)

لیلۃ القدر کی تعیین کیوں نہیں کی گئی

"اس فائدہ کو مد نظر رکھ کر کہ امت کے کمزور لوگ بھی کم سے کم دس راتیں تو خوب عبادت کر لیں۔ اس لئے رمضان کی آخری دس راتوں میں اسے چھپا دیا ہے۔ اور معین رات مقرر نہیں کی۔ تاکہ اس کا قیام صرف ایک رسم ہو کر نہ رہ جائے جسے اسلام بہت ناپسند کرتا ہے اب جو چاہے۔ رمضان کی آخری راتوں میں اسے تلاش کر سکتا ہے۔ اور اس میں کیا شک ہے۔ کہ جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو دس راتوں میں تلاش کرے گا۔ اسے دین کے ساتھ پہلے سے زیادہ لگاؤ ہو جائے گا۔ اور اس کے دل میں دین کی محبت پیدا ہو جائے گی۔ اور اس سے یہ امید کی جا سکے گی۔ کہ پہلی غلطیوں کو چھوڑ کر پورے طور پر خدا تعالیٰ کی طرف جھک جائے۔ اور کسی وقت اس کی ہر رات ہی لیلۃ القدر ہو جائیگی" (ص ۳۲۵)

لیلۃ القدر کیوں مقرر کی گئی ہے

"اصل لیلۃ القدر وہی رات ہے۔ جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا۔ اور صرف اس کی یاد تازہ رکھنے کے لئے اور اس عہد کو تازہ کرنے کے لئے جو نزول قرآن کریم کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ نے اس امت سے باندھا تھا۔ اس نے لیلۃ القدر مقرر کی ہے" (ص ۳۲۸)

لیلۃ القدر صغریٰ اور لیلۃ القدر کبریٰ

"جس رات بھی کسی مومن کی نسبت اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہو جاتا ہے۔ کہ اب سے یہ ہمارا قطعی جنتی بندہ ہے۔ وہی اس کی لیلۃ القدر ہے۔ اور اس کے لئے رمضان کی کوئی شرط نہیں۔ سارے سال میں کسی وقت کسی کی لیلۃ القدر آ سکتی ہے اللہ تعالیٰ رحمن رحیم ہے۔ اور اس کی یہ دونوں صفات ہر وقت ظاہر ہوتی رہتی ہیں۔ پس ضروری تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے معین اوقات کے علاوہ کوئی اور سلسلہ اس کے فضلوں کا ہوتا جو ہر وقت اور ہر لحظہ ظاہر ہوتا رہتا۔ اور یہ انفرادی فضلوں کا ہی سلسلہ ہے۔ کسی مومن بندہ کی لیلۃ القدر کسی دن آ جاتی ہے۔ کسی کی کسی دن اور اس طرح روزانہ سارے سال میں اللہ تعالیٰ کے فضل اس کے نیک بندوں پر نازل ہوتے رہتے ہیں۔

ہر سال میں ایک دفعہ قرآن کریم کے نزول کی یاد میں ساری امت پر ایک ہی رات رمضان کے آخری عشرہ میں اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کا فضل نازل ہوتا ہے اور وہ لیلۃ القدر کبریٰ ہے۔" (ص ۳۲۹)

لیلۃ القدر کی علامات

"بعض احادیث میں یہ آتا ہے۔ کہ کچھ بجلی چمکتی ہے ہوا ہوتی ہے اور ترشح ہوتا ہے۔ ایک نور آسمان کی طرف جاتا یا آتا نظر آتا ہے۔ مگر اول الذکر علامات ضروری نہیں۔ گو یا اکثر ایسا تجربہ کیا گیا ہے۔ کہ ایسا ہوتا ہے۔ اور آخری علامت (نور دیکھنے کی) صلحاء کے تجربہ میں آئی ہے۔ یہ ایک کشفی نظارہ ہے۔ ظاہری علامت نہیں جسے ہر ایک شخص دیکھ سکے۔ خود میں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے۔ لیکن جو کچھ میں نے دیکھا ہے۔ دوسروں نے نہیں دیکھا۔" (ص ۳۲۹)

لیلۃ القدر کو پانے کا طریق

اصل طریقہ یہی ہے۔ کہ مومن اللہ تعالیٰ سے سارے رمضان میں دعائیں کرتا رہے۔ اور اخلاص سے روزے رکھے پھر اللہ تعالیٰ کسی نہ کسی رنگ میں اس پر لیلۃ القدر کا اظہار کر دیتا ہے۔" (ص ۳۹۲)

لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے اچھی ہے

"لیلۃ القدر آتی تو ہر سال ہے۔ مگر ہر شخص کو وہ رات میسر تو نہیں آ جاتی۔ جو لوگ سچے تقویٰ اور سچی نیکی سے خدا تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ انہیں خاص توجہ اور خاص خشوع و خضوع کی حالت میں وہ میسر آتی ہے۔ یعنی گو اس کی عام برکات تو عام مسلمانوں کو ہر سال ہی مل جاتی ہیں۔ لیکن اس کا کامل ظہور جب کہ ان کو یہ معلوم بھی ہو جاتا ہے۔ کہ آج لیلۃ القدر ہے۔ خاص خاص آدمیوں کو اور کبھی کبھی ہی نصیب ہوتا ہے۔ یہ تجربہ درمیانہ درجہ کے مومنوں کو اپنی عمر میں کبھی ایک دفعہ یا دو دفعہ نصیب ہوتا ہے۔ پس اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ جس شخص کو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں لیلۃ القدر مل جائے۔ اسے سمجھنا چاہیئے۔ کہ اس کی ساری عمر کامیاب ہو گئی اور عمر کا اندازہ تراسی سال لگا کر بتایا ہے۔ کہ ایسے شخص کو سمجھ لینا چاہیئے۔ کہ یہ رات اس کی باقی عمر سے افضل ہے۔ اور اسی رات کی خاطر اس کی زندگی گذری ہے۔ اور یہ رات اس کی زندگی کا نچوڑ ہے۔" (ص ۳۳۴)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کیلئے صدقہ اور دعا

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تشویشناک بیماری کی وجہ سے جماعت حلقہ پورن نگر سیالکوٹ میں حضور کے لئے صدقہ کرنے کے لئے چندہ کی تحریک کی گئی جس کو سب احباب نے پسند کیا۔ اور ۱۰ جولائی ۱۹۴۹ء کو ایک بکرا لیا اور صدقہ ذبح کرکے گوشت غرباء میں تقسیم کیا گیا۔ جس پر چالیس روپیہ خرچ ہوا۔ علاوہ ازیں حضور کے لئے دعائیں بھی التزاماً کی جا رہی ہیں۔ کہ خداوند کریم محض اپنے فضل و کرم سے حضور جیسے نہائت قیمتی اور نافع الناس وجود کو جلد از جلد صحت کاملہ لمبی عمر اور ہر مقصد میں کامیابی عطا کرے آمین

(خاکسار خیر دین۔ ریٹائرڈ پی۔ ای۔ ایس پورن نگر سیالکوٹ)

سیکرٹریان مال کیلئے اعلان

جملہ سیکرٹریان مال صاحبان کی خدمت میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ مئی ۱۹۴۸ء بھجوایا گیا ہے۔ تاکہ وہ احباب جماعت کو اکٹھا کرکے یہ خطبہ سنائیں۔ اور انہیں تحریک ستمبر میں حصہ لینے کے لئے آمادہ کریں۔ نیز خطبہ کے ساتھ جو فارم بھجوایا گیا ہے۔ اس کی خانہ پُری کر کے جلد از جلد نظارت بیت المال میں بھجوائیں۔

(ناظر بیت المال صدر انجمن احمدیہ پاکستان رتن باغ لاہور)

موصی صاحبان کے موجودہ پتہ درکار ہیں

سکینہ بیگم صاحبہ زوجہ ماسٹر محمد مراد صاحب دار الرحمت قادیان ۶۵۴۰۔

۷۷۰۷ عبد المجید صاحب ولد مشتاق علی صاحب تلونڈی۔ ضلع گورداسپور

۶۹۸۶ خورشید خانم صاحبہ زوجہ ملک احتشام احمد خان صاحب ساکن کلانور ضلع گورداسپور

۶۴۵۶ احسان اللہ صاحب ولد میاں رحمت اللہ صاحب دار السعۃ قادیان

۱۲۰۷ لطیف النساء صاحبہ زوجہ حافظ شہادت حسین صاحب بریلی۔ یو۔ پی۔ ۶۹۴۸ بابو جلال الدین صاحب ولد چوہدری محمد الدین صاحب احمدی فیروز پور شہر

۶۹۴۱ سیدہ سعیدہ بیگم صاحبہ زوجہ سید عبد الغفور صاحب ساکن قادیان۔ گورداسپور

۸۲۲۷ عنایت بیگم صاحبہ زوجہ محمد عیسیٰ صاحب ساکن بھاگلپور

۲۵۰۷ عائشہ بی بی صاحبہ زوجہ مولوی محمد اسحق صاحب ساکن کھریپڑ ڈاکخانہ قصور ضلع لاہور

۷۲۵۷ فاطمہ بی بی صاحبہ زوجہ مولوی بشیر محمد صاحب دیہاتی مبلغ ناصر آباد۔ قادیان۔

۶۵۲۷ چوہدری غلام دستگیر صاحب ولد چوہدری غلام علی صاحب ساکن دلیانی وال ضلع گورداسپور حال دار البرکات قادیان :-

---

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینجر الفضل کو مخاطب کیا کریں۔ (ایڈیٹر)

جناب مستری خیر الدین صاحب قادر آبادی کی وفات

(از مکرم مولٰنا ابو العطاء صاحب فاضل)

۷ رمضان المبارک کو احمد نگر میں مکرم مستری خیر الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا انتقال ہو گیا آپ ایک نیک سیرت اور سچے و مخلص احمدی تھے پوری جوانی اور بڑھاپا احمدیت میں گذارا آپ قادیان کی بستی قادر آباد کے باشندے تھے گذشتہ انقلاب میں مغربی پنجاب میں آئے تو آپ نے کوشش کی کہ اس جگہ ڈیرہ ڈالا جائے جہاں مرکز جدید بننے والا ہے۔ اسی بناء پر آپ اپنے اہل و عیال سمیت ربوہ کے قریب موضع احمد نگر میں آئے اور اسی جگہ آباد ہو گئے مرحوم مستری صاحب پیدائشی احمدی تھے اوائل ۸۹ ۔۔ء میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کے گھر سے معلوم ہوا ہے کہ حضرت ام المومنین رضی نے بیان فرمایا ہے۔ کہ میاں خیر الدین صاحب کی پیدائش حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش کے ایام میں ہی ہوئی تھی۔ صرف دو تین دن کا فرق ہے مستری صاحب کے والد صاحب سلسلہ احمدیہ میں ابتداء سے شامل تھے۔ دراصل یہ گھرانا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خاندان کے زیر سایہ ہی رہتا تھا۔ بسا اوقات حضور کے خاندان کے افراد اور خواتین قادر آباد جاتے اور مستری خیر الدین صاحب کے گھر والوں کو شرف خدمت حاصل ہوتا۔ مستری صاحب اپنی جماعت قادر آباد کے پریذیڈنٹ تھے اور احمد نگر میں بھی ایک سال تک سیکرٹری ضیافت رہے۔ آنے والے مہمانوں کی خدمت شوق سے کرتے تھے۔ طبیعت میں بے حد فروتنی اور ملنساری تھی۔ بزرگان سلسلہ کی خدمت کو سعادت سمجھتے تھے۔ اکثر تلاوت قرآن کریم کرتے رہتے تھے۔ احمد نگر میں رہائش کے سوال پر اکثر دفعہ بے ساختہ کہتے تھے کہ ہم نے تو واپس قادیان جانا ہے ہم یہاں رہنے کے لئے نہیں آئے یہ تو عارضی رہائش ہے۔ نمازوں کے باقاعدہ پابند تھے اپنے رشتہ داروں کو بھی نماز کی پابندی کی تلقین کرتے رہتے تھے انہوں نے اپنے دو بیٹے خدمت دین کے لئے وقف کر رکھے تھے۔ مکرم مولوی صدر دین صاحب مولوی فاضل تو ایران میں خدمات دین بجا لا رہے ہیں اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہتوں کی ہدایت کا موجب بن رہے ہیں۔ دوسرے لڑکے مولوی عبد المنان صاحب ہیں۔ انہوں نے اس سال مولوی فاضل کا امتحان دیا ہے۔ باقی دو لڑکے ملازمت کرتے ہیں۔ مستری خیر الدین صاحب موصی تھے۔ انہیں خواب و رؤیا بھی ہوتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ کے حالات درد مند لہجہ میں سنایا کرتے تھے۔ ان کی وفات جماعت احمدیہ احمد نگر کے لئے بہت بڑا صدمہ ہے۔ بعارضہ بخار ایک ہفتہ بیمار رہ کر مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے رحم سے حضرت مستری صاحب کی مغفرت فرمائے اور انہیں جنت الفردوس میں بلند درجات فرمائے۔ ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین احمد نگر میں بھی ان کا جنازہ پڑھا گیا اور ربوہ میں بھی دوستوں نے جنازہ پڑھا۔ ربوہ کے قبرستان میں دفن کئے گئے۔

خاکسار: ابو العطاء جالندھری از احمد نگر

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اسلئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کر دے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۱۴۵۹ میں غلام محمد ولد دین محمد صاحب عمر ۳۲ سال سکنہ دیوا سنگھ حال محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص صوبہ سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۵۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت جائداد زمین ۲/۱ ۵ ایکڑ حال ایک راس گائے ایک بچہ گائے اور ماہوار الاؤنس ۵۰/- روپے ہے جس کے ۹/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد اور کوئی جائداد ثابت ہو گئی۔ تو اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی اور الاؤنس کی کمی بیشی کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد:۔ غلام محمد واقف زندگی محمد آباد اسٹیٹ گواہ شد:۔ محمد عبد اللہ واقف زندگی گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری محمد آباد اسٹیٹ (سندھ)

وصیت نمبر ۱۱۴۶۰ میں محمد عبد اللہ عمر واقف زندگی ولد کریم بخش صاحب عمر ۳۰ سال سکنہ برجیال کلاں حال محمد آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۶/۱۰/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری ماہوار آمد ۵۰/- روپے ہے جس کے ۸/۱ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے بعد میری کوئی جائداد جدّی یا خود پیدا کردہ ہوئی اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی۔ اور اپنے الاؤنس کے گھٹنے بڑھنے کی خبر محکمہ کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ العبد:۔ محمد عبد اللہ واقف گواہ شد:۔ غلام محمد واقف گواہ شد:۔ عبد الرحمٰن سیکرٹری مال

وصیت نمبر ۱۱۴۶۲ میں رؤف احمد خاں صاحب ولد چوہدری غلام بیگ خاں صاحب عمر ۲۰ سال ساکن واربرٹن ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۸/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اس وقت میری کوئی جائداد نہیں۔ صرف مبلغ یکصد ۱۰۰/- روپیہ ہے۔ اسکے ۱۰/۱ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان شریف ضلع گورداسپور حال ربوہ (مغربی پاکستان) کرتا ہوں۔ میری وفات کے وقت میری جو جائداد بھی ہو۔ اسکے بھی ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی۔ العبد:۔ رؤف احمد خاں راجپوت فائر ورکس واربرٹن ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد:۔ کیپٹن شیر محمد موصی ۲۵۶۵ واربرٹن گواہ شد:۔ بقلم سید لال شاہ احمد امیر جماعت کرم پورہ مقام واربرٹن ضلع شیخوپورہ

وصیت نمبر ۱۱۴۶۵ میں سید شریف احمد ولد سید رسول شاہ عمر ۲۰ سال سکونت حال رسول ضلع گجرات گورنمنٹ انجنیئرنگ سکول بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۱/۵۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ ہم لوگوں کا گذارہ صرف ماہوار آمد پر ہے میری جائداد اسوقت کوئی نہیں ہے اسوقت ماہوار (بعد خرچ) ۱۵/- روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن کرتا رہوں گا اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائداد ہو گی۔ اسکے بھی ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہو گی گواہ شد:۔ سید شریف احمد گواہ شد:۔ منور الدین احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ انجنیئرنگ سکول رسول گواہ شد:۔ بشیر احمد انسٹرکٹر گورنمنٹ سکول آف انجنیئرنگ رسول ضلع گجرات

فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت

زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے تیسرا رکن ہے۔ اور جب تک ایک مسلمان تمام رکنوں پر کاربند نہیں ہوتا۔ پکا مسلمان کہلانے کا مستحق نہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے بنی الاسلام علی خمس۔ گویا اسلام ایک عمارت ہے۔ جس کی پانچ دیواریں ہیں اور ایک دیوار زکوٰۃ ہے۔ اللہ تعالےٰ زکوٰۃ ادا کرنے والوں کے متعلق اپنی کتاب میں فرماتا ہے "الذین یقیمون الصلوٰۃ ویؤتون الزکوٰۃ وھم بالاخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدًی من ربھم واولئک ھم المفلحون (پ ۲۱ ع ۱) جس سے ظاہر ہے کہ نمازیں اور زکوٰۃ ادا کرنے والے لوگ ہی خدا تعالےٰ کی حقیقی ہدایت پر ہیں اور وہی کامیاب رہنے والے ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ وہ کونسا عمل ہے۔ جس کو اختیار کرنے سے میں کامیاب ہو جاؤں تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جن امور کا ذکر فرمایا ان میں سے ایک زکوٰۃ بھی تھی۔

ہمارا دعوےٰ ہے کہ ہم حقیقی مسلمان ہیں۔ لیکن جب تک ہم ارکان اسلام پر کاربند نہیں ہوں گے۔ اس وقت تک ہم کس طرح اپنے اس دعوےٰ میں سچے ہو سکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فریضہ زکوٰۃ کی اہمیت بتلاتے ہوئے اپنی جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"اے وے لوگو جو اپنے تئیں میری جماعت شمار کرتے ہو۔ آسمان پر اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔ سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالےٰ کو دیکھتے ہو۔ اور اپنے روزوں کو خدا کے لئے صدق کے ساتھ پورے کرو ہر ایک جو زکوٰۃ دینے کے لائق ہے۔ وہ زکوٰۃ دے اور جس پر حج فرض ہو چکا ہے وہ حج کرے (کشتی نوح صفحہ ۱۴ سائز کلاں)

پس مسئلہ زکوٰۃ کی اہمیت بیان کرنے کے بعد مختصر طور پر اتنی گذارش کی جاتی ہے کہ اسوقت علاوہ فقراء اور مساکین کے ایسے احباب کی کافی تعداد ہے جو مشرقی پنجاب سے خالی ہاتھ ہو کر آئے اور بیکار بیٹھے ہیں۔ اور مستحق ہیں کہ ان کی امداد کی جائے۔ تاکہ اپنا گذارہ چلا سکیں۔

پس احباب جماعت اور عہدہ داران اسکی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس کی طرف خاص توجہ فرمائیں اور ان ارشاد کی تعمیل کر کے اس کے انعامات کے وارث ہوں۔

خدا تعالےٰ ہمارے دوستوں کو اس اہم فریضہ کے ادا کرنے کی توفیق عطا فرما دے آمین ثم آمین

(نظارت بیت المال)

برما سے ہندوستانیوں کی واپسی

رنگون ۱۶ جولائی - اگرچہ برما میں باغیوں کی سرگرمیوں کی وجہ سے اب تک ۱۲ ہزار ہندوستانی باشندوں کو برما سے ہندوستان پہونچایا جا چکا ہے - لیکن معلوم ہوا ہے کہ ہندوستانی سفارتخانہ میں اتنے ہی اور آدمیوں کو واپسی کے لئے رجسٹرڈ کیا جا چکا ہے اور ان میں سے اکثر جہازوں میں جگہ ملنے کے منتظر ہیں -

ہندوستانی سفارتخانہ باغیوں کے مقبوضہ ٹاؤنگو کے علاقہ میں ایک جمعیت روانہ کرنے کی تجویز کر رہا ہے - تاکہ وہاں مقیم ہندوستانی باشندوں کی حالت کا معائنہ کیا جا سکے اور انہیں جلد سے جلد رنگون پہونچانے کا بندوبست کیا جا سکے - لیکن معلوم ہوا ہے کہ ٹاؤنگو کے ہندوستانی باشندوں کی درخواست کے جواب میں ہندوستانی سفارتخانہ انہیں نکالنے میں عجلت کرے گا - اور جو لوگ وہاں سے واپس نہیں ہو سکتے - انہیں فوری طور پر امداد بہم پہنچائی جائیں گی - (اسٹار)

عرب مہاجرین کی مردم شماری ہوگی

عمان ۱۶ جولائی - پہلی مرتبہ اسبات کی کوشش کی جائے گی کہ فلسطین اور اسکے ہمسایہ ممالک میں عرب مہاجرین کی صحیح تعداد کیا ہے - یہ کام مہاجرین کی سب کمیٹی کرے گی - جسکو لوزان میں اقوام متحدہ کے کمیشن نے مقرر کیا ہے - سب کمیٹی یہ تفصیلات بھی جمع کرے گی - مہاجرین پہلے کہاں رہتے تھے - ان کا پیشہ کیا تھا اور کتنے آدمی اپنے گھروں کو واپس جانا چاہتے ہیں - مصالحتی کمیشن کے اخباروں سے متعلقہ افسر مسٹر ہیملٹن فشر نے اس کا انکشاف بیروت میں کیا اور بتایا کہ یہ سب کمیٹی تین امریکی، فرانسیسی اور ترکی ماہرین پر مشتمل ہے - اور غیر سیاسی ہے -

انہوں نے بتایا کہ جن لوگوں کو اقوام متحدہ کی امداد مل رہی ہے ان کی تعداد اب دس لاکھ کو پہونچ گئی ہے - ان میں بہت سے مہاجرین ہیں - لیکن جنگ کی وجہ تباہ حال ہو گئے ہیں اور اپنے گھروں ہی میں مقیم ہیں -

عورتوں کی حمایت کا شاخسانہ

طہران ۱۶ جولائی - کل رات انتخابی قانون کے متعلق مجلس کے ایک مباحثہ کے دوران میں یامین اسفندیار نامی ایک ممبر نے عورتوں کو حق رائے دہی دینے کی ایک ترمیم پیش کی -

اس پر اسے "کافر بے دین" کہا گیا - اور اس کے مخالف اسے کھینچ کر باہر لے گئے - حالات پرسکون ہونے پر ترمیم کو واپس لے لیا گیا (اسٹار)

درخواست دعا

مکرم مولوی محمد سعید صاحب انصاری واقف زندگی مبلغ سماٹرا مقیم پاڈنگ ایک عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں - اور صحت بہت خراب ہے - بزرگان جماعت اور درویشان قادیان کی خدمت میں درخواست ہے - کہ اپنے مجاہد بھائی کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں - کہ اللہ تعالیٰ مولوی صاحب موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے - (وکیل التبشیر)

اعلان نکاح

میرے بڑے لڑکے عزیز عبد الخالق کا نکاح صادقہ بیگم عرف صابرہ بنت مہر علم الدین صاحب سکنہ ننگل باغبانان قادیان محمود آباد اسٹیٹ سندھ کے ساتھ مبلغ دو صد روپیہ مہر پر مورخہ ۱۱ جولائی سنہ ۱۹۴۹ء کو بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ کنری ڈاکٹر احمد دین صاحب نے پڑھا - احباب سے دعا کی درخواست ہے - کہ اللہ تعالیٰ اسے مبارک کرے - خاکسار دصوندی غلام محمد امیر جماعت احمدیہ چک نمبر ۲۷ تھرپارکر - سندھ

اسلام پور اسٹیٹ کا انتقال اراضی منظور ہو گیا

تمام خریداران کی خدمت میں اطلاع ہے - کہ انتقال اراضی اسلام پور منظور ہو چکا ہے - خریداران کو چاہیئے کہ موقع پر جا کر اپنے حصہ اراضی کا قبضہ لے لیں - اور جو احباب کسی وجہ سے جا کر قبضہ نہیں لے سکتے وہ مجھے تحریراً اطلاع دیں - تاکہ ان کے لئے انتظام کاشت کیا جائے -

فتح محمد سیال رتن باغ - لاہور

ٹنڈر نوٹس

دستخط کنندہ ذیل کے منظور شدہ ٹھیکیداروں سے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں مندرجہ ذیل کام کے لئے ۹ جولائی ۱۹۴۹ء کو ۱۱ بجے صبح تک ٹنڈر وصول کریں گے -

نمبر شمار	کام کی نوعیت	تخمیناً مقدار مطلوبہ	تخمینی لاگت	رقم پیشگی
۱	سال ۱۹۴۹-۵۰ء کے لیے منٹگمری پراونشل ڈویژن میں بجری کا جمع کرنا ½۱ انچ سے ½۲ انچ کی ماڈی انڈکس بجری الیف-او-آر بجری نکالنے کی جگہ سے سڑکوں میں لاد کر	دو لاکھ مکعب فٹ	پچاس ہزار روپیہ	ایک ہزار روپیہ

ٹنڈر دینے والے مفصل اشتہار دستخط کنندہ ذیل کے دفتر میں کام کے دنوں میں ۷ بجے صبح ایک بجے بعد دوپہر تک دیکھ سکتے ہیں جن ٹنڈروں کے ساتھ زر پیشگی نہ ہو گا - انہیں کھولے بغیر ہی واپس کر دیا جائیگا

ایگزیکٹو انجینئر منٹگمری پراونشل ڈویژن

سلسلہ احمدیہ کی چند نادر اور تازہ کتب

انگریزی تفسیر القرآن مجلد

قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور تفسیر جس کے لئے احباب مدت سے منتظر تھے - اس کی پہلی جلد سورۃ توبہ تک شائع ہو چکی ہے - ہدیہ فی جلد ۲۵ روپے

دیباچہ انگریزی قرآن کریم (اردو)

یہ لطیف تصنیف حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہے - بہت تھوڑی تعداد میں باقی ہے - قیمت غیر مجلد چار روپے مجلد ساڑھے چار روپے -

سیرۃ خاتم النبیین (حصہ سوم جزو اول)

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم - اے کی تازہ تصنیف جس میں غزوہ بنو قریظہ سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان تبلیغی خطوط تک کے حالات درج ہیں - جو آپ نے صلح حدیبیہ کے بعد مختلف بادشاہوں کے نام ارسال فرمائے اس میں حضور کے ایک خط بنام مقوقس مصر کا فوٹو بھی شامل ہے - مغربی پاکستان کے کئی موقر اخبارات اس پر بہت عمدہ ریویو کر چکے ہیں - قیمت مجلد ساڑھے تین روپے ۸/۳ غیر مجلد اڑھائی روپے ۸/۲

دعوۃ الامیر

یہ کتاب بھی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی رقم فرمودہ ہے جو آپ نے شاہ افغانستان کے لئے لکھی تھی - اب تیسری بار شائع کی گئی ہے - قیمت مجلد چار روپے - غیر مجلد تین روپے -

تبلیغی خط

یہ ٹریکٹ مولوی جلال الدین صاحب شمس سابق مبلغ انگلستان و بلاد عربیہ نے لکھا ہے - تبلیغ کے لئے بہت مفید چیز ہے - قیمت فی عدد پانچ آنہ ایک روپیہ کے چار عدد

قرآن کریم معرّیٰ بڑا سائز مجلد

بہت عمدہ چیز ہے - رمضان المبارک میں خاص رعائیت ہدیہ صرف سوا پانچ روپے -

ملنے کا پتہ :- ناظر تالیف و تصنیف سلسلہ احمدیہ ربوہ براستہ چنیوٹ ضلع جھنگ

مشرق وسطیٰ میں دِق کی بیماری پھیل رہی ہے

بیماری کی روک تھام کیلئے دو نئی دواؤں کی سفارش

لنڈن ۱۶ جولائی۔ دق کی بیماری کو اب ایک ایسی بیماری نہیں سمجھا جا سکتا جو زیادہ تر شہری آبادی کو ہو جاتی ہو۔ اب یہ بیماری نہایت خطرناک صورت میں منطقہ حارہ کے ممالک میں اور خاص طور پر مشرق وسطیٰ کی گرم آب و ہوا میں پھیل رہی ہے۔ یہ ان ماہرین کی رائے ہے جو تمام عالم سے یہاں جمع ہوئے ہیں اور جو دولت مشترکہ کی صحت و دق کی کانفرنس میں شرکت کر رہے تھے یہ کانفرنس ۹ جولائی کو ختم ہوئی تھی دولت مشترکہ کے ممالک کے علاوہ دوسرے ممالک سے جو مبصرین کانفرنس میں شریک ہوئے تھے۔ ان میں سعودی عرب ترکی اور عراق شامل ہیں۔

بڑھتی ہوئی بیماری کی روک تھام کے لئے کانفرنس نے دو حالیہ دریافت شدہ دواؤں کے عام استعمال کی سفارش کی۔ ان دواؤں کے نام یہ ہیں۔ سٹرپٹومائسن (Streptomycin) اور پیرا امینو سیلیسلک (Para Amino-Salicylic) ایسڈ (Acid) یہ طے کیا گیا کہ ان دواؤں کے علیحدہ علیحدہ استعمال سے فائدہ نہیں ہوتا اور حالیہ تجربوں نے بتایا ہے کہ ان دونوں دواؤں کو ملا کر استعمال کرنا زیادہ مفید ہوتا ہے۔ (اسٹار)

خاران میں وزیر کی تقرری

کوئٹہ ۱۷ جولائی۔ آج یہاں معلوم ہوا ہے کہ حکومت پاکستان خاران کی ترقی کے لئے عنقریب ہی ایک وزیر مقرر کرے گی۔ بلوچستان کی دوسری ریاستوں کے برخلاف ریاست خاران میں حکومت پاکستان نے اب تک کوئی وزیر مقرر نہیں کیا تھا۔ اس عہدہ پر نواب کے فرزند فائز ہیں معلوم ہوا ہے کہ جب نیا وزیر مقرر ہو جائے گا۔ تو وہ اپنے عہدہ سے دستبردار ہو جائیں گے۔ (اسٹار)

سوشلسٹ اختیارات حکومت سنبھالنے کے قابل ہیں

ڈاکٹر رام منوہر لوہیا کا بیان

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ سوشلسٹ لیڈر ڈاکٹر رام منوہر لوہیا نے یہاں ایک انٹرویو میں کہا کہ سوشلسٹ پارٹی کانگریس کی جگہ لینے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر ہندوستان کے عوام چاہیں تو ان ہی یہ پارٹی کانگریس کے موجودہ حکمرانوں کی جگہ ملک کا انتظام سنبھال سکتی ہے اور اس پر حکومت کر سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ انہیں اسکی کوئی پرواہ نہیں ہے کہ سوشلسٹ پارٹی آج برسر اقتدار آتی ہے یا ان کی تمام زندگی میں نہیں آتی۔ وہ صرف اس بات کے خواہشمند ہیں کہ ہندوستان کے لوگوں کے پاس رہنے کو مکان اور کھانے کو غذا اور پہننے کو کپڑا ہو اور وہ انسانوں کی طرح زندگی گذار سکیں ہم برابر ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لئے کوششیں کر رہے ہیں اور اگر اس سلسلہ میں عوام کانگریس سے اختیارات چھین لیں تو سوشلسٹ پارٹی نہایت خوشی کے ساتھ حکومت کی ذمہ داریاں سنبھالے گی۔ اور انہیں کمال خوبی سے انجام دے گی۔ ڈاکٹر لوہیا نے کہا کہ آج ملک میں نہ کمیونسٹ اور نہ ہی فرقہ وارانہ صورت حال ہے۔ یہاں کبھی کمیونسٹ صورت حال نہ تھی اور نہ کبھی ہوگی۔ چند آدمیوں کی موجودگی سے جو قتل، لوٹ اور بم پھینکنے کے کام میں مصروف ہوں کبھی کمیونسٹ صورت حال پیدا نہیں ہو جاتی سوشلسٹ لیڈر نے کہا کہ کانگریس آج وہی حرکات کر رہی ہے جو ۲۲-۱۹۲۳ء میں برطانوی قدامت پرست پارٹی نے کی تھیں۔ آج کانگریس بھی یہی چالیں چل رہی ہے اور کہتی ہے کہ ملک میں کانگریس یا کمیونسٹ دو ہی راستے عوام کے لئے ہیں۔ سوشلسٹوں کے لئے ملک کی سیاست میں کوئی جگہ نہیں ہے انہوں نے کہا کہ خوف کے احساس میں مملکت کا قائم کرنا دھوکا اور خطرناک شرارت ہے سوشلسٹ کانگریس کا واحد اور بہتر بدل نہیں۔ (اسٹار)

برطانیہ سے پروفیسر نہیں ملے

لنڈن ۱۷ جولائی۔ ڈھاکہ یونیورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر ایس ایم حسین برطانیہ میں کئی ہفتہ قیام کرنے کے بعد پیر کے روز واپس پاکستان چلے جائیں گے۔ انہوں نے پاکستانی یونیورسٹیوں کے لئے پروفیسروں سے جو درخواست کی تھی اسکے نتائج سے وہ بہت مایوس ہوئے یہاں پہنچنے پر ڈاکٹر حسین نے برطانوی یونیورسٹیوں کے وائس چانسلروں کو خطوط روانہ کئے تھے۔ کہ اس کا جواب بہت غیر تشفی بخش ثابت ہوا۔ اگرچہ یہاں کے یونیورسٹی کے حکام ہمدردانہ جذبات رکھتے ہیں اور پاکستان کی امداد کرنے کے خواہاں ہیں۔ لیکن پاکستان کی ضرورت کے اعلےٰ قابلیت کے افراد یہاں عمدہ ملازمتوں پر فائز ہیں (اسٹار)

چین میں جنگ قحط اور سیلاب کی تباہ کاریاں

ہانگ کانگ ۱۶ جولائی۔ جنگ سے تباہ شدہ چین اب آگ اور پانی کی ایک نئی مصیبت میں گرفتار ہے۔ دریائے یانگسی اور دریائے زرد کی وادیوں سے موصول شدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ خانہ جنگی کی مصیبتوں میں اس صدی کے بدترین سیلاب اضافہ کر رہے ہیں۔ موثر نظام حکومت اور مالی امداد یا مرکزی کنٹرول نہ ہونے کی وجہ سے تمام پشتوں کو جو سیلاب کا پانی روکتے تھے مکمل طور پر فراموش کر دیا گیا تھا۔ اب مغربی پہاڑوں میں موجب پگھلنے اور غیر معمولی طور پر سخت بارش ہونے کی وجہ سے ایسا سیلاب آ رہا ہے جس نے تمام پشتے توڑ دیئے ہیں جس وجہ سے بیس لاکھ افراد بے گھر ہو گئے متعدد دیہات بہہ گئے اور سینکڑوں ہزاروں کسان اور مویشی بہہ گئے اور فصلیں تباہ ہو گئیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ دریائے یانگسی کا سیلاب بدترین نوعیت کا ہے۔ اس کی وجہ سے ۵ صوبے متاثر ہوئے ہیں۔ دریائے زرد کے سیلاب نے تین صوبوں پر اثر ڈالا ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق مرنے والوں کی تعداد بیس ہزار ہے۔ چونکہ وسیع پیمانے پر امداد کا کوئی انتظام نہیں ہے اس لئے وہاں کے باشندوں کو نئے خطرات پیش آ رہے ہیں۔ چاول کی فصلیں تباہ ہونے اور پانی کی سیلابی زیادہ ہونے کی وجہ سے قحط اور وبا دونوں کا خطرہ ہے کمیونسٹ بھی ان مصائب سے واقف ہیں اور جانتے ہیں کہ اگر لاکھوں باشندوں کو امداد نہ پہنچائی گئی تو ان کا اقتدار ابھی ختم ہو جائے گا۔ اس لئے وہ جو کچھ کر سکتے ہیں کر رہے ہیں۔ لیکن صورت حال ان کے قابو سے باہر ہے۔ (اسٹار)

افریقہ میں مذہبی قتل کے اسباب کی تحقیق

لنڈن ۱۶ جولائی۔ اس صدی میں افریقہ میں وقوع پذیر ہونے والے عجیب ترین جرم کی تحقیقات کی جائے گی یہ تحقیقات کوئی سراغرساں نہیں کرے گا بلکہ کیمبرج یونیورسٹی کا علم الانسان کا ایک پروفیسر کرے گا۔ گذشتہ چند برسوں سے وہاں مذہبی قتل کی تعداد میں اضافہ کی وجہ سے لوگ بہت پریشان ہیں۔ یہ قتل وہاں کے اصلی باشندوں کے اعتقادات کی بناء پر جادو سے کئے جاتے ہیں۔ قتل کے جو کبھی کبھی انتہائی بے دردانہ ہوتا ہے اسباب معلوم کرنے کے لئے اس علاقہ کے ہائی کمشنر نے پروفیسر مذکور سے تحقیقات کیلئے وہاں آنے کی درخواست کی ہے پروفیسر موصوف غیر مسلم ہیں۔ لیکن ان کے ساتھ افریقی باشندے رہا کریں گے۔ اس سال وہ اس علاقہ کے زیادہ سے زیادہ دیہات کا دورہ کریں گے اور دیہات کے سرداروں۔ جادوگروں اور ہر اس شخص سے گفتگو کریں گے جو ان قتلوں کے سلسلہ میں کوئی روشنی ڈال سکتا ہے۔

ان قتلوں کی پشت پر ایک اعتقاد یہ کام کرتا ہے کہ اگر دشمن کو صحیح تقریبات کے ساتھ قتل کیا جائے تو اس شخص کے جسم کے بعض حصے بعض دوسری چیزوں کے ساتھ مل کر ایسی دوا بن جاتے ہیں جن سے ہر کام میں کامیابی یقینی ہوتی ہے۔ (اسٹار)

مصر اور شام میں معاہدے

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ عنقریب ہی ایک مصری شامی کمیٹی قائم کی جائے گی جو دونوں ملکوں کے درمیان مختلف النوع معاہدوں کی بنیادیں مرتب کرے گی۔ قاہرہ کے اخبار "الزمان" کے بیان کے مطابق دونوں ملکوں کے درمیان ایک اقتصادی معاہدہ پر عنقریب ہی دستخط ہو جائیں گے اور ایک اور معاہدہ کا مسودہ عرب لیگ کے سامنے پیش کر دیا گیا ہے الزمان مزید رقمطراز ہے کہ شام سے فوجی معاہدوں کے سوال کو کچھ عرصہ کے لئے ملتوی کر دیا جائیگا۔ (اسٹار)

دس لاکھ مزدوروں کی ہڑتال ملتوی

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ امریکہ کے فولاد کے کارخانوں میں کام کرنے والے دس لاکھ مزدوروں نے آج رات کے بارہ بجے سے ہڑتال شروع کرنے کا نوٹس دیا ہوا تھا۔ صدر ٹرومین کی بروقت مداخلت سے یہ ہڑتال فی الحال ملتوی ہو گئی ہے۔ کیونکہ فریقین نے ان کی پیشکردہ تجاویز کو تسلیم کرتے ہوئے دو ماہ کے لئے ہڑتال ملتوی کرنا منظور کر لیا ہے۔ اس دوران میں مفاہمتی بورڈ مزدوروں کے مطالبات کے متعلق تحقیقات کر کے یہ معلوم کرے گا کہ ان کو کس حد تک پورا کیا جا سکتا ہے۔ (اسٹار)

ہڑتال کو ختم کرنے کی کوشش

اوٹاوا ۱۶ جولائی۔ بندرگاہ کی گودیوں میں کام کرنے والے بحری مزدوروں کی ہڑتال کو ختم کرنے کے سلسلے میں برطانیہ اور کینیڈا کے بعض وزراء کے درمیان عنقریب مذاکرات شروع ہونے والے ہیں

کینیڈا کے ٹرانسپورٹ کے وزیر بین الاقوامی فضائی کانفرنس کے سلسلے میں لنڈن جا رہے ہیں۔ وہ مذکورہ ہڑتال کے بارے میں بھی برطانوی وزراء سے بات چیت کر کے یہ معلوم کریں گے کہ کینیڈا اس بارے میں کیا امداد دے سکتا ہے۔